(۲۱) ۸۸/۱۶۸ ۲۶/۴/۳۰ھ
۵/۵ ھ

السلام وعلیکم،

کیا فرماتے ہیں علماء کرام و مفتیان
عظام اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر کوئی شخص عمامہ اسطرح
باندھے کہ عمامہ کے بلوں کو کانوں سے بالکل متصل کر کے سر کو ڈھانکے
اور پیشانی پر عمامہ کے ذریعے محراب بنالے۔ کیا اسطرح عمامہ باندھنا
صحیح ہے یا نہیں؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اسطرح عمامہ باندھنا صحیح نہیں
ہے سکھوں کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے برائے مہربانی اس
مسئلے کی وضاحت فرما دیں نیز عمامہ باندھنے کا مسنون طریقہ
بھی بیان فرمادیں

شکریہ

مستفتی
عبید اللہ

(جواب ورق کی پشت پر ملاحظہ فرمائیں)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

۱۔ اس طرح عمامہ باندھنا کہ عمامہ کے "بل" کانوں کے ساتھ متصل ہوں اور پیشانی پر محراب بنانا درست ہے۔ البتہ اس طرح باندھنے میں سکھوں کی مشابہت کی نیت بھی نہ ہو اور بعینہ ان کے عمامہ باندھنے کے طریقے کو نہ اپنایا جائے۔

۲۔ عمامہ باندھنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے سر پر ٹوپی رکھے اس کے بعد عمامہ سر پر پیچ دار باندھے۔ پیچ بنانے کی ابتداء دائیں طرف سے کرے اور پورے سر پر باندھے۔ اور اگر سر پر ٹوپی نہ ہو، صرف عمامہ باندھے تو سر کے ارد گرد لپیٹنا اور درمیان کو ننگا چھوڑ دینا مکروہ ہے۔ عمامہ کا شملہ پیٹھ کی جانب دونوں مونڈھوں کے درمیان چھوڑنا افضل ہے اور دائیں طرف یا بائیں طرف چھوڑنا بھی جائز ہے۔

عن أبي عبد السلام قال، قلت: لابن عمر كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعتم؟ قال كان يدير العمامة على رأسه ويغرزها من ورائه، ويرسل لها ذؤابة بين كتفيه.

(أخرجه البيهقي في شعب الإيمان: ۵/ ۱۷۴ برقم ۶۲۵۲، دار الكتب بيروت)

قال أبو عبد الله محمد البصير الخراساني،

قلت: ومن آداب لبسها هو أن يضع القلنسوة على رأسه، ثم يضع العمامة فوقها ويديرها على رأسه، فإن بدأ من الجانب الأيمن فهو أقرب للسنة، ويغرزها من ورائه. ويرسل لها ذؤابة بين كتفيه أو مائلة إلى الجانب الأيمن، أو مائلة إلى الجانب الأيسر،

(..........جاری ہے)

فلتكن العمامة ملصقة بالرأس غير مرتفعة في الهواء لما روي عن أبي كبشة الأنماري رضي الله عنه قال: كانت عمامة رسول الله صلى الله عليه وسلم بطحة - يعني - لاطئة.

قال في النهاية: "بُطحاً" أي لازقة بالرأس غير ذاهبة في الهواء اهـ.

(تشابيب الغمامة في تحقيق مسئلة العمامة، ص ٣٥
دار البصائر الإسلامية) (ملتقط)

والله تعالى أعلم بالصواب

كتبه: محمد راشد ڈسکوی
المتخصص في الفقه الإسلامي
بالجامعة الفاروقية بكراتشي
٢٨ / ٢ / ١٤٣٠هـ

الجواب صحيح
[illegible]

الجواب صحيح
[illegible]
...٣٠ / ٥ / ٢

جامعة فاروقية
دار الافتاء
شاہ فیصل کالونی نمبر ۴ کراچی (پاکستان)

Scanned by CamScanner